السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشت زنی کے بارے میں شیخ قرضاوی اپنی کتاب (الحلال والحرام) (ص 116) (مطبوعہ مکتب الاسلامی) میں لکھتے ہیں کہ ''امام احمدؒ سے روایت ہے کہ منی بھی دیگر جسمانی فضلات کی طرح ایک فضلہ ہے لہٰذا فصد کی طرح اسے خارج کرنا جائز ہے، ابن حزمؒ کا بھی یہی مذہب ہے اورانہوں نے بھی اس کی تائید کی ہے، کیا یہ صحیح ہے کہ امام احمدؒ نے مشت زنی کو عام جائز قرار دیا ہے؟ اس کی دلیل کیا ہے؟ اور پھر یہ مصیبت اس قدر عام ہو رہی ہے کہ اللہ کی پناہ! نوجوان اس بدعادت میں بتلا ہو کر یہ بھول رہے ہیں کہ اس حالت میں تو روزہ رکھنے کا حکم تھا۔ بعض نوجوانوں نے بتایا کہ وہ کپڑے یا روئی سے لڑکی کی قبل یا دبر کی سی صورت بنا کر اس میں آلہ تناسل داخل کر کے اس سے وطی کرتے ہیں...الخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے صحیح ترین قول کے مطابق مشت زنی حرام ہے،جمہور کا بھی یہی قول ہے اور حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے:

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا کنیزوں سے جو ان کی ملکیت ہوتی ہے کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اور ڈھونڈیں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی ہے جو اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنی جنسی ضرورت صرف اپنی بیوی یا لونڈی سے پوری کرے اور جو اس کے علاوہ کسی بھی اور طریقے سے اپنی حاجت کو پورا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حلال قرار دیئے ہوئے طریقے سے تجاوز کرتا ہے اور مشت زنی بھی اسی میں داخل ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ اور کئی دیگر آئمہ نے اسے بیان فرمایا ہے اور پھر اس کے نقصانات بھی بہت زیادہ اور اس کے نتائج بھی بہت خوفناک ہیں، اس سے قویٰ مضمحل اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور اسلامی شریعت ہر اس چیز سے منع کرتی ہے جو انسان کے دین، بدن، مال اور عزت کے لئے نقصان دہ ہو۔

موفق بن قدامہؒ اپنی کتاب 'المغنی' میں فرماتے ہیں کہ اگر اس نے مشت زنی کی تو ایک حرام فعل کا ارتکاب کیا اور اگر انزال نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر انزال ہو گیا تو اس سے روزہ فاسدہ ہو جائے گا کیونکہ یہ فعل بوسہ لینے کی طرح ہے۔'' ان کا مطلب یہ کہ مشت زنی بوسے کی طرح ہے، جبکہ اس کی وجہ سے انزال ہو جائے جبکہ بغیر انزال کے بوسہ لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (مجموع الفتاوی، جی 34، ص: 328) میں فرماتے ہیں کہ مشت زنی جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے، امام احمدؒ کے مذہب میں بھی صحیح ترین قول یہی ہے لہٰذا مشت زنی کرنے والے کو تعزیری سزا دی جائے گی اور دوسرے قول کے مطابق یہ مکروہ ہے، حرام نہیں ہے اکثر آئمہ زنا کے خوف یا کسی اور وجہ کے باوجود بھی اسے جائز قرار نہیں دیتے۔

علامہ محمد امین شنقیطیؒ اپنی تفسیر (اضواء البیان، ج5 ص769) میں فرماتے ہیں کہ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ سورۃ المومنون کی یہ آیت:

فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

''اور جو ان کے سوا اور ڈھونڈیں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

اپنے عموم کے اعتبار سے 'مشت زنی' کی ممانعت پر بھی ولالت کرتی ہے کیونکہ جو شخص اپنے ہاتھ سے لذت حاصل کرتے حتیٰ کہ اس سے انزال ہو جائے تو اس نے اس کے سوا طریقہ اختیار کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے اور اس آیت کریمہ کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرنے والا ہے جیسا یہاں سورۃ المومنون میں اور سورۃ المعارج میں بھی مذکور ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے ذکر کیا ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے متبعین نے اسی آیت کریمہ سے مشت زنی کی ممانعت پر استدلال کیا ہے۔

امام قرطبیؒ نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن عبد الحکم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حرملہ بن عزیز سے یہ سنا کہ میں نے امام مالکؒ سے مشت زنی کرنے والے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بھی:

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا کنیزوں سے جو ان کی ملکیت ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کردہ حد سے) نکل جانے والے ہیں۔''

تلاوت فرماوی، امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی بظاہریوں معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک وامام شافعی اوردیگراہل علمؒ کا اس آیت کریمہ سے مشت زنی کی ممانعت پراستدلال کتاب اللہ کی روشنی میں صحیح ہے کیونکہ قرآن مجید سے بظاہریہی معلوم ہوتا ہے اورکتاب وسنت سے کوئی چیزاس کے معارض ثابت نہیں ہے ۔ امام احمدؒ کے علم وجلالت اورتقویٰ کے اعتراف کے باوجودہم یہ کہیں گے کہ انہوں نے جویہ قیاس کرتے ہوئے اسے جائزقراردیا ہے کہ یہ بھی بوقت ضرورت بدن سے فضلہ کا اخراج ہے لہٰذافصداورسینگی پرقیاس کرتے ہوئے جائزہے جیساکہ کسی شاعرنے بھی کہا ہے:

إذا حللت بوادلاأنيس به

فاجلد عميرة لاعارولاحرج

''جب کسی ایسی وادی میں آ ؤجہاں محبوب نہ ہوتومشت زنی کرلواس میں عاراورحرج کی کوئی بات نہیں ۔''

تویہ قیاس درست نہیں ہے اگرچہ امام احمدؒ کامقام ومرتبہ بہت بلند ہے لیکن یہ قیاس چونکہ عموم قرآن کے ظاہر کے خلاف ہے اورجواس طرح کاقیاس ہووہ فاسدالاعتبارہوتا ہے جیساکہ ہم نے اس مبارک کتاب (تفسیر قرطبی) میں اسے کئی بارذکرکیا ہے اورہم نے مراقی السعود کے قول کاحوالہ بھی دیا تھا ۔

والخلف للنص أوإجماع دعا

فسادالإعتبار كل من وعى

''تمام علماء کے نزدیک نص یااجماع کی مخالفت غیر معتبر ہے ۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۵ ... سورۃ المؤمنون

''اورجواپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ۔''

اوراس سے صرف دوہی قسموں کو مستثنیٰ قراردیااورفرمایا ہے:

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۶ ... سورۃ المؤمنون

''مگراپنی بیویوں سے یاکنیزوں سے جوان کی ملکیت ہوتی ہیں ان کے بارے میں انہیں کوئی ملامت نہیں ہے ۔''

یعنی شرم گاہ کی عدم حفاظت صرف بیوی اورکنیزہی سے مستثنیٰ ہے اورپھراس کے بعد بہت جامع مانع الفاظ استعمال کئےگئے جنہوں نے ان دوصورتوں کے سواباقی ہرصورت سے منع کردیاچنانچہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۷ ... سورۃ المؤمنون

''اورجوان کے سواڈھونڈیں وہی تو (اللہ کی مقررکی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں ۔''

اوربلاشک وشبہ یہ عموم مشت زنی کرنے والے کو بھی شامل ہے اورعموم قرآن کے ظاہر سے کتاب وسنت کی کسی ایسی دلیل کے بغیرجس کی طرف رجوع واجب ہو، روگردانی جائزنہیں ہے اوروہ قیاس جوظاہرقرآن کے مخالف ہووہ فاسدالاعتبارہوتا ہے جیساکہ ہم نے اس کی وضاحت کردی ہے ۔

ابوالفضل عبداللہ بن محمد بن صدیق حسنی ادریسی اپنی کتاب ''الاستقصاء لادلة تحريم الاستمنا اوالعادة السرية من الناحيتين الدينية والصحية'' میں ''مشت زنی کی حرمت اوراس کی دلیل کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں ۔ ''مالکیہ، شافعیہ، حنیفہ اورجمہورعلماء کا یہ مذہب ہے کہ مشت زنی حرام ہے ، صحیح مذہب بھی یہی ہے ، اس کے علاوہ اس مسئلے میں کوئی اورقول جائزنہیں ہے اوراس کے دلائل حسب ذیل ہیں ۔

پہلی دلیل، ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۵ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۶ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۷ ... سورۃ المؤمنون

''اورجواپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مگراپنی بیویوں سے یاکنیزوں سے جوان کی ملکیت ہوتی ہیں کہ ان (سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اورجوان کے سوااورتلاش کریں وہ (اللہ تعالیٰ کی مقررکردہ) حد سے نکل جانے والے ہیں ۔''

اس آیت کریمہ سے استدلال ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ حرام کام سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اپنی بیویوں یاکنیزوں کے پاس جاناقابل ملامت نہیں ہے اورپھراس کے بعد ذکرفرمایاکہ جوکوئی بیویوں یالونڈیوں کے سواکوئی اورطریقہ اختیارکرے تووہ ظالم ہے اورحلال سے تجاوزکرکے حرام کاارتکاب کرتا ہے اورجوکوئی حد سے تجاوزکرجائے تواسلام اسے ظالم قراردیتا ہے جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۲۲۹ ... سورۃ البقرۃ

''اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہی ظالم ہیں۔''

تو یہ آیت بیویوں اور کیمنزوں کے سوا حرمت کے لئے عام ہے اور بلاشک مشت زنی بھی ان دونوں کے علاوہ ہے لہٰذا وہ حرام ہے اور اسے کرنے والا نص قرآن کی روشنی میں ظالم ہے۔ اس کے بعد مصنف نے مشت زنی کی حرمت کے دلائل کو بیان کرتے ہوئے چھٹی دلیل کے طور پر یہ لکھا ہے کہ علم طب سے ثابت ہے کہ مشت زنی کئی ایک بیماریوں کا سبب بنتی ہے کہ اس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے، حرارت غریزی بڑی حد تک کم ہو جاتی ہے، آل تناسل کمزور ہو جاتا ہے اس میں جزوی یا کلی طور پر استرخائی (ڈھیلا پن) پیدا ہو جاتا ہے اور مشت زنی کرنے والا اس قوت مردی کے ختم ہو جانے کی وجہ سے جس سے اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضلیت عطا فرمائی ہے، عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے اور شادی کی استطاعت سے محروم ہو جاتا ہے اور اگر وہ شادی کر بھی لے تو وہ صحیح طور پر وظیفہ زوجیت سرانجام نہیں دے سکتا جس کی وجہ سے اس کی بیوی یقیناً کسی اور کی طرف دیکھے گی کیونکہ یہ اس کی ضرورت پوری نہیں کر سکتا لہٰذا اس میں یہ بے پناہ خرابیاں ہیں جو کسی سے بھی مخفی نہیں۔

مشت زنی کے نتیجے میں لاحق ہونے والی کمزوری کی وجہ سے اعصاب بھی کمزور ہو جاتے ہیں، اس سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور نظام ہضم میں خلل آ جاتا ہے، اس سے جسمانی نشوونما خصوصاً آلہ تناسل اور خصیتین کی نشوونما رک جاتی ہے اور یہ اپنی طبی حد تک نہیں پہنچتے، اس سے خصیتین میں التہاب منی کی وجہ سے سوزش پیدا ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے مشت زنی کا عادی بری طرح سرعت انزال کا مریض بن جاتا ہے کہ آلہ تناسل سے کسی چیز کی معمولی رگڑ سے بھی انزال ہو جاتا ہے۔

اس سے ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں بھی درد رہنے لگتا ہے چونکہ منی بھی پشت ہی سے خارج ہوتی ہے لہٰذا اس درد کی وجہ سے کمر خمیدہ ہو کر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

مرد کی غلیظ اور گاڑھی ہوتی ہے لیکن مشت زنی کرنے والے کا مادہ منویہ پتلا اور رکیک ہو جاتا ہے اور اس میں جراثیم بھی نہیں ہوتے یا بہت کمزور ہوتے ہیں جس کیوجہ سے اس کا مادہ بار آور نہیں ہوتا یا اس سے بہت ہی کمزور جنین پیدا ہوتا ہے لہٰذا اگر مشت زنی کرنے والے کے ہاں بچہ پیدا بھی ہو جائے تو وہ بہت دبلا پتلا اور کمزور ہوتا ہے طبعی اور تندرست منی سے پیدا ہونے والے بچوں کی طرح صحت مند نہیں ہوتا، اس سے بعض اعضاء مثلاً پاؤں وغیرہ میں رعشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے مشت زنی سے دماغ کے غدود بھی کمزور ہو جاتے ہیں جس سے عقل و فہم میں کمی پیدا ہو جاتی ہے خواہ وہ پہلے کتنا ہی عقل مند کیوں نہ ہو اور یہ دماغی کمزوری بسا اوقات اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ اس سے عقل میں فتور آ جاتا ہے۔

ان دلائل اور مشت زنی کے نقصانات کی تفصیل سے سائل کے لئے یقیناً یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ مشت زنی حرام ہے، روئی وغیرہ سے شرمگاہ کی شکل بنا کر اور اس میں آلہ تناسل داخل کر کے منی کا اخراج بھی مشت زنی ہی کی طرح ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 136

محدث فتویٰ